پیش لفظ

علمائے امت نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے سلسلے میں گرانقدر خدمات انجام دیں۔انہوں نے گذشتہ سوسال میں مسئلہ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت کے موضوع پر کتابیں تصنیف کیں، مناظرے کئے، مباہلے کئے، جلسوں کا اہتمام کیا غرض یہ کہ کوئی پہلو بھی تشنہ نہیں چھوڑا اور مسلمانوں کو قادیانیت سے بچانے کا بھرپور کام انجام رہا۔دل میں خیال آیا اور ایک بہت ہی محترم دوست نے بھی متوجہ کیا کہ ایک مختصر اور جامع رسالہ مرتب کیا جائے جس سے مرزا غلام احمد قادیانی کا جھوٹا ہونا ''دو اور دو چار'' کی طرح بالکل واضح ہو جائے۔ چنانچہ زیرِ نظر رسالہ اسی حوالہ سے ترتیب دیا گیا۔ ہدایت تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں میں ہے۔ اگر قادیانیوں کا نوجوان طبقہ اس رسالہ کو سنجیدگی سے تعصب کی عینک اُتار کر یہ مطالعہ کرے گا تو اُمید کی جاسکتی ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اسے مرزا قادیانی کے جھوٹا ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں رہے گا۔

رسالہ میں چار حصے ہیں:

۱...... مرزا کا جھوٹ (افترا علی اللہ وافترا علی رسول)

۲...... مرزا کے تضادات

۳...... مرزا کی گالیاں

۴...... مرزا کی علمی قابلیت

رسالہ کے آخر میں مرزا قادیانی کتابوں سے لئے گئے حوالہ جات کی اصل کتابوں کی فوٹو کاپی بھی دی گئی ہیں تا کہ کسی کو یہ شک نہ رہے کہ حوالے غلط دیئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سے دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس حقیر کوشش کی قبول فرمائے اور قادیانیوں کے لئے ہدایت کا ذریعہ بنائے۔

عبدالرحمٰن باوا (عالمی مبلغ ختم نبوت)

مرزا کے جھوٹ (افترا علی اللہ وافترا علی رسول)

آنحضرت ﷺ نے جھوٹے مدعیان نبوت کے بارے میں امت کو خبردار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تیس کے لگ بھگ دجال، کذّاب پیدا نہ ہوں۔ جن میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے''۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

نیز آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

''قریب ہے کہ میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ (ابوداؤد، ترمذی)

ان احادیث سے صاف یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جھوٹے مدعیان نبوت میں تین صفتیں پائی جائیں گی۔ (۱) باوجود دعویٰ نبوت کے اپنے کو امتی کہیں گے۔ (۲) کثرت سے جھوٹ بولیں گے۔ (۳) بڑے فریبی ہوں گے۔اس حدیث کی رو سے مرزا قادیانی کی حالت پر غور کرتے ہیں تو یہ تینوں صفتیں مرزا قادیانی میں واضح طور پائی جاتی ہیں۔ مرزا قادیانی کی اکثر تصانیف میں اس کا یہ دعویٰ موجود ہے کہ ''میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی''۔ یہ پہلی صفت ہے۔ دوسری صفت مرزا قادیانی کا کثرت سے جھوٹ بولنا، روز روشن کی طرح ثابت ہوتا ہے۔ مرزا قادیانی جھوٹ بولنے میں ایسا دلیر واقع ہوا ہے کہ اس نے بہت ساری جھوٹی باتیں قرآن وحدیث کی جانب منسوب کی ہیں۔

جھوٹ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ جھوٹ کو ہر زمانہ اور ہر مذہب والوں نے حتیٰ کہ لا مذہب والوں نے بھی اسے بدترین عیب سمجھا۔ خود مرزا قادیانی بھی جھوٹ کے بارے

میں لکھتا ہے:

”جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔“

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن، جلد ۱۷، ص ۵۶، حاشیہ مطبوعہ لندن) (حوالہ نمبر ۱)

”جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔“

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد ۲۲، ص ۲۱۵، مطبوعہ لندن) (حوالہ نمبر ۲)

اب مرزا قادیانی کے چند جھوٹ ملاحظہ فرمائیں:

۱...... ”لیکن ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیشگوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو (۱) اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اُٹھائے گا۔ (۲) وہ اس کو کافر قرار دیں گے۔ (۳) اور اس کے قتل کے لئے فتوے دیئے جائیں گے۔ (۴) اور اسکی سخت توہین کی جائے گی۔ (۵) اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج۔ (۶) اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا“۔

(اربعین، روحانی خزائن، جلد ۱۷، ص ۴۰۴، مطبوعہ لندن) (حوالہ نمبر ۳)

یہ خالص جھوٹ ہے۔ قرآن مجید اور احادیث میں مسیح موعود کے بارے میں کہیں ایسا مضمون نہیں ہے یہ چھ پیشگوئیاں جو مرزا قادیانی نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے منسوب کی ہیں قطعاً سفید جھوٹ ہے۔

۲...... ”ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ سے دوسرے ملکوں کے انبیاء کی نسبت سوال کیا گیا تو آپ نے یہی فرمایا کہ ہر ایک ملک میں خدا تعالیٰ کے نبی گذرے ہیں اور فرمایا کہ ”کَانَ فِیْ الْھِنْدِ نَبِیًّا اَسْوَدَ اللَّوْنِ اِسْمُہٗ کَاھِنًا“ یعنی ہند میں ایک نبی گزرا

ہے جو سیاہ رنگ تھا اور نام اس کا کاہن یعنی کنھیا جسکو کرشن کہتے ہیں اور آپ سے پوچھا گیا کہ کیا زبان پارسی میں بھی کبھی خدا نے کلام کیا۔ تو فرمایا کہ ہاں خدا کا کلام زبان پارسی میں بھی اُترا ہے جیسا کہ وہ اس زبان میں فرماتا ہے: این مشت خاک را گرنہ بخشم چہ کنم“

(چشمۂ معرفت، روحانی خزائن، جلد ۲۳، ص ۳۸۲، مطبوعہ لندن) (حوالہ نمبر ۴)

یہ آنحضرت ﷺ پر خالص افتراء ہے۔ آنحضرت ﷺ نے ایسا کوئی ارشاد نہیں فرمایا۔ سیاہ رنگ کا نبی شاید مرزا قادیانی کو اپنی رنگ کی مناسبت سے یاد آ گیا ہوگا اور یہ عربی مہمل فقرہ جو آنحضرت ﷺ کی جانب منسوب کیا گیا ہے اسکی عربی بھی مرزا قادیانی کی پنجابی عربی جیسی ہے پارسی زبان میں اللہ تعالیٰ کا کوئی کلام آنحضرت ﷺ پر نازل نہیں ہوا۔ یہ بھی خالص جھوٹ ہے۔ اگر کسی قادیانی میں ہمت ہے تو اس کا ثبوت پیش کرے۔

۳...... ”اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہیئے جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی درجہ بڑھی ہوئی ہیں۔ مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانے میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے۔ خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کی نسبت آواز آئے گی کہ ”ھٰذَا خَلِیْفَةُ اللّٰہِ الْمَھْدِیّ“ اب سوچو یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے۔ جو ایسی کتاب میں درج ہے جو **اصح الکتب بعد کتاب اللہ** ہے“۔

(شہادت القرآن، روحانی خزائن، جلد ۶، ص ۳۳۷، مطبوعہ لندن) (حوالہ نمبر ۵)

کیا کسی قادیانی میں ہمت ہے جو اس مضمون کی ایک روایت بھی بخاری شریف میں دکھائے اور اپنے پیغمبر کی پیشانی سے اس داغ کو مٹائے۔

۴...... ''جاننا چاہئے کہ اگرچہ عام طور پر رسول اللہ ﷺ کی طرف سے یہ حدیث صحیح ثابت ہوچکی ہے کہ خدائے تعالیٰ اس امت کی اصلاح کیلئے ہر ایک صدی پر ایسا مجدد مبعوث کرتا رہے گا جو اس کے دین کو نیا کرے گا لیکن چودھویں صدی کیلئے یعنی اس بشارت کے بارہ میں جو ایک عظیم انسان مہدی چودھویں صدی کے سر پر ظاہر ہوگا۔ اس قدر اشارات نبویہ پائے جاتے ہیں جو ان سے کوئی طالب منکر نہیں ہوسکتا''۔

(نشانِ آسمانی، روحانی خزائن، جلد۴، ص۳۷۸، مطبوعہ لندن) (حوالہ نمبر۶)

اللہ کی پناہ! جھوٹ کی بھی کچھ حد ہوتی ہے۔ کسی حدیث میں نہ چودھویں صدی کا ذکر ہے نہ ہی چودھویں میں مہدی کے ظاہر ہونے کا۔ نہ ہی چودھویں صدی کے مجدد کے بارے میں خصوصیت کے ساتھ کوئی اشارہ یا بشارت ہے۔ کسی قادیانی میں ہمت ہے تو حرف ایک ہی روایت اس مضمون کی پیش کردے۔

۵...... ''ایسا ہی احادیث صحیحہ میں آیا تھا کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئے گا اور وہ چودھویں صدی کا مجدد ہوگا سو یہ تمام علامات بھی اس زمانہ میں پوری ہوگئیں''۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم، روحانی خزائن، جلد۲۱، ص۳۵۹، مطبوعہ لندن) (حوالہ نمبر۷)

اور کتاب البریہ میں لکھتا ہے:

۶...... ''بہت سے اہل کشف نے خدا تعالیٰ سے الہام پا کر خبر دی تھی کہ وہ مسیح موعود چودھویں صدی کے سر پر ظہور کرے گا۔ اور یہ پیش گوئی اگرچہ قرآن شریف میں صرف اجمالی طور پر پائی جاتی ہے

مگر احادیث کے رو سے اس قدر تواتر تک پہنچی ہے کہ جس کا کذب عند العقل ممتنع ہے۔''

(کتاب البریہ، روحانی خزائن، جلد۱۳، ص۲۰۵-۲۰۶، حاشیہ، مطبوعہ لندن) (حوالہ نمبر۸)

ان عبارتوں اور ان جیسی دیگر عبارتوں میں مرزا غلام احمد نے دو صریح جھوٹ بولے ہیں۔ اول یہ کہ اہل کشف نے مسیح موعود کے چودھویں صدی کے شروع میں آنے کی خبر دی ہے، حالانکہ کسی ایک بھی بزرگ سے اس طرح کا کوئی قول منقول نہیں ہے۔ دوسرا یہ کہ احادیث صحیحہ سے مسیح موعود کے چودھویں صدی میں آنے کا پتہ چلتا ہے۔ یہ کھلا جھوٹ ہے مرزائی قیامت تک بھی کوئی ایک صحیح حدیث پیش نہیں کرسکتے۔ جس میں اس طرح کا مضمون ہو۔ ہمارا چیلنج ہے کہ کوئی قادیانی ایک حدیث ایسی پیش کردے جس میں حضور اقدس ﷺ نے چودھویں صدی کا ذکر کیا ہو تو منہ مانگا انعام دینے کے لئے تیار ہیں۔ ہے کوئی مرزائی مردِ میدان کا، جو ایک حدیث پیش کر کے انعام حاصل کرے اور قادیانی کذاب کو سچا ثابت کرسکے۔

مرزا قادیانی کے افتراء علی الرسول کی یہ چھ مثالیں ہیں۔ جن میں مرزا قادیانی نے جھوٹ گڑھ کر بڑی دلیری کے ساتھ آنحضرت ﷺ کی جانب منسوب کی ہیں۔ ویسے تو آنحضرت ﷺ کی ذات اقدس ہر مرزا قادیانی کی افتراء پردازی کی طویل فہرست ہے۔ لیکن سر دست ان چھ مثالوں پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی کہ ''جو شخص قصداً میری طرف جھوٹ بات منسوب کرے اسے چاہئے کہ وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں ڈھونڈے''۔

(بخاری شریف، مظاہر حق، جلد۱، ص۲۳۲)

مرزا قادیانی کے تضادات:

قرآن کریم کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

"ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیه اختلافاً کثیراً"

(النساء-۸۲)

ترجمہ: "اگر قرآن مجید اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو اس میں بہت اختلاف پائے۔"

اس آیت نے فیصلہ کر دیا کہ مدعی نبوت کے کلام میں اختلاف ہو تو مدعی نبوت ہرگز سچا نہیں بلکہ جھوٹا ہے۔ خود مرزا قادیانی کو اس کا اقرار ہے وہ لکھتا ہے:

۱..... "اس شخص کی حالت ایک مخبط الحواس انسان کی حالت ہے کہ ایک کھلا کھلا تناقض اپنے کلام میں رکھتا ہے"۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد۲۲، ص۱۹۱، مطبوعہ لندن) (حوالہ نمبر۹)

۲..... "جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے"۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن، ۲۱، ص۲۷۵، مطبوعہ لندن) (حوالہ نمبر۱۰)

اب مرزا قادیانی کے تضادات ملاحظہ فرمائیے:

پہلا تضاد:

مرزا صاحب نے اپنی کتاب "ایام الصلح" میں لکھا ہے کہ:

"ہمارے نبی ﷺ نے اور نبیوں کی طرح ظاہری علم کسی استاد سے نہیں پڑھا تھا، مگر حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ مکتبوں میں بیٹھے تھے، اور حضرت عیسیٰ نے ایک یہودی استاد سے تمام توریت پڑھی تھی۔ غرض اس لحاظ سے کہ ہمارے نبی ﷺ نے کسی استاد سے نہیں پڑھا ......سو آنے والے کا نام جو مہدی رکھا گیا، سو اس میں یہ اشارہ ہے

کہ وہ آنے والا علم دین خدا سے ہی حاصل کرے گا اور قرآن و حدیث میں کسی استاد کا شاگرد نہیں ہوگا۔ سو میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا حال یہی حال ہے۔ کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے یا کسی مفسر یا محدث کی شاگردی اختیار کی ہے"۔

(ایام الصلح، روحانی خزائن جلد۱۴، ص۳۹۴، مطبوعہ لندن) (حوالہ نمبر۱۱)

مرزا صاحب کا یہ صریح جھوٹ ہے۔ حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ علیہم السلام نے کون سے مکتبوں میں بیٹھ کر تعلیم حاصل کی تھی؟ یہ ان انبیاء پر صریح الزام ہے۔ قرآن و حدیث صحیحہ سے اس کو ثابت کیا جائے؟ ثابت کیا جائے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے کسی یہودی عالم سے توریت پڑھی تھی؟

قادیانی حضرات اس بارہ میں یہ تاویل کرتے ہیں کہ یہ جھوٹ نہیں ہے جو پڑھا ہے اس سے مراد قرآن کے ظاہری الفاظ ہیں اور جو لکھا ہے کہ نہیں پڑھا اس سے مراد قرآن کے معارف و معانی ہیں، لیکن ان کی یہ تاویل متعدد وجوہ سے غلط ہے۔

۱...... مرزا قادیانی نے اپنے حال کو حضور ﷺ کے حال سے تشبیہ دی ہے۔ کیا حضور ﷺ نے بھی ظاہری الفاظ کسی استاد سے پڑھے تھے؟ ان کا یہ تشبیہ دینا بتا رہا ہے کہ وہ خود یہاں ظاہری الفاظ و معانی کا فرق مراد نہیں لے رہا ہے۔

۲...... دوسری وجہ یہ کہ اس سے معارف و معانی مراد لینا غلط ہے کیونکہ انہوں نے خود تین چیزیں بیان کیں......قرآن، حدیث اور تفسیر، معارف و معانی تو تفسیر میں ہوتے ہیں۔ یہ ان کا علیحدہ علیحدہ بیان کرنا یعنی ایک جگہ قرآن بولنا اور آگے تفسیر کا لفظ بولنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ ظاہری الفاظ اور معارف و معانی دونوں کی نفی کر رہے ہیں کہ ان دونوں میں میرا کوئی استاد نہیں۔ اور یہی ان کی کذب بیانی ہے۔

۳...... تیسری وجہ یہ ہے کہ اس عبارت میں تاویل کرنا کہ اس سے مراد معارف و معانی ہیں، درست نہیں ہے کیونکہ اس میں اُس نے قسم اُٹھائی ہے ''میں یہ حلفاً کہہ سکتا ہوں الخ'' اور قسم میں خود ان کے اپنے بیان کردہ اُصول کے مطابق ظاہری معنی مراد ہوتے ہیں، وہاں تاویل اور استثناء وغیرہ نہیں چل سکتے۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے خود لکھا ہے:

الـوقسم بـدل علـىٰ ان الـخبر محمول على الظاهر لا تـاويـل فيـه ولا استثـنـاء والا فـاى فائدة كانت فى ذكر القسم.

(حمامۃ البشریٰ، روحانی خزائن، جلد۷، ص۱۹۲ حاشیہ، مطبوعہ لندن) (حوالہ نمبر۱۲)

ترجمہ: اور قسم کھا کر کوئی بات کہنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ کہی ہوئی بات ظاہر پر محمول ہے، اس میں نہ کوئی تاویل ہے اور نہ استثناء ورنہ قسم کھانے کا فائدہ کیا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ پہلے مرزا قادیانی نے حلفاً کہہ کر کسی استاد کا شاگرد ہونے سے انکار کیا۔ اب اس کے برعکس اس کی اپنی تحریر سے ثابت ہے کہ مرزا قادیانی نے کسی استاد سے تعلیم حاصل کی ہے۔ ملاحظہ فرمائیے:

''بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم اس طرح پر ہوئی کہ جب کہ میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خواں معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا۔ جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا اور جب میری عمر تقریباً دس برس کے ہوئی تو ایک عربی خواں مولوی صاحب میری تربیت کے لئے مقرر کئے گئے جن کا نام فضل احمد تھا۔ میں خیال کرتا ہوں کہ چونکہ میری تعلیم خدا تعالیٰ کے فضل کی ایک ابتدائی تخم ریزی تھی اس لئے ان

استادوں کے نام کا پہلا لفظ بھی فضل ہی تھا۔ مولوی صاحب موصوف جو ایک دیندار اور بزرگوار آدمی تھے۔ وہ بہت توجہ اور محنت سے پڑھاتے رہے اور میں نے صَرف کی بعض کتابیں اور کچھ قواعد نحو ان سے پڑھے اور بعد اس کے جب میں سترہ یا اٹھارہ سال کا ہوا تو ایک اور مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ ان کا نام گل علی شاہ تھا۔ ان کو بھی میرے والد صاحب نے نوکر رکھ کر قادیان میں پڑھانے کیلئے مقرر کیا تھا اور ان آخر الذکر مولوی صاحب سے میں نے نحو اور منطق اور حکمت وغیرہ علوم مروّجہ کو جہاں تک خدا تعالیٰ نے چاہا حاصل کیا اور بعض طباعت کی کتابیں میں نے اپنے والد صاحب سے پڑھیں اور وہ فن طباعت میں بڑے حاذق طبیب تھے۔''

(کتاب البریہ، روحانی خزائن، جلد۱۳، ص۱۷۹ تا ۱۸۰، مطبوعہ لندن) (حوالہ نمبر۱۳)

دوسرا تضاد:

علمائے ہند کی خدمت میں نیاز نامہ:

''اے برادران دین و علمائے شرع متین! آپ صاحبان میری ان معروضات کو متوجہ ہو کر سنیں کہ اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔ یہ کوئی نیا دعویٰ نہیں جو آج ہی میرے منہ سے سنا گیا ہو۔ بلکہ یہ وہی پرانا الہام ہے۔ جو میں نے خدا تعالیٰ سے پا کر براہین احمدیہ کے کئی مقامات پر تصریح درج کر دیا تھا جس کے شائع کرنے پر سات سال سے کچھ زیادہ عرصہ گذر گیا ہوگا۔ میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ مسیح ابن مریم ہوں جو شخص یہ الزام میرے پر لگادے وہ سراسر مفتری اور کذّاب

ہے۔ بلکہ میری طرف سے عرصہ سات یا آٹھ سال سے برابر یہی
شائع ہورہا ہے کہ میں مثیل مسیح ہوں‘‘۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، جلد۳،ص۱۹۲،مطبوعہ لندن) (حوالہ نمبر۱۴)

علمائے ہند کی خدمت میں اس نیاز نامہ کو بار بار پڑھئے، مرزا غلام احمد قادیانی واضح طور پر یہ اعلان کررہا ہے کہ وہ نہ ’’مسیح موعود‘‘ ہے اور نہ ہی ’’مسیح ابن مریم‘‘ جو شخص مرزا قادینی کو ’’مسیح موعود‘‘ یا ’’مسیح ابن مریم‘‘ کہے وہ مرزا قادیانی کے فتویٰ کے مطابق ’’کذاب اور مفتری‘‘ ہے۔ مرزا قادیانی کو ’’مسیح موعود‘‘ یا ’’مسیح ابن مریم‘‘ ماننے کا شرف کسی مسلمان کو حاصل نہیں بلکہ یہ صرف مرزائیوں کی دونوں جماعتوں (قادیانی و لاہوری) کو حاصل ہے۔ اب فیصلہ اس کے ماننے والوں کے ہاتھ میں ہے کہ مرزا قادیانی کے تجویز کردہ خطابات ’’کم فہم اور مفتری و کذاب‘‘ کے اہل کون ہیں؟

دوسری بات یہ عرض ہے مرزا قادیانی کا تضاد دیکھئے کہ ایک طرف نیاز نام میں ’’مسیح موعود‘‘ اور ’’مسیح ابن مریم‘‘ کے دعویٰ سے انکار کررہا ہے اور دوسری طرف یہ ایک حیران کن مسئلہ بن جاتا ہے کہ مرزا قادیانی کی تمام تصانیف کے صفحہ اول ’’مسیح موعود‘‘ لکھا ہوا ہے یہی نہیں بلکہ مرزا قادیانی کی اکثر کتابوں میں متعدد جگہ یہ دعویٰ دہرایا گیا ہے کہ میں ’’مسیح موعود‘‘ اور ’’مسیح ابن مریم‘‘ ہوں۔ درج ذیل صرف چار اقتباس پیش کئے جاتے ہیں۔

۱...... ’’میرا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ میں وہ مہدی ہوں جو مصداق **من ولد فاطمه و من عترتی وغیره** ہے۔ بلکہ میرا دعویٰ تو مسیح موعود ہونے کا ہے اور مسیح موعود کیلئے کسی محدث کا قول نہیں کہ وہ نبی فاطمہ وغیرہ میں سے ہوگا‘‘۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ، حصہ پنجم، روحانی خزائن، جلد۲۱،ص۳۵۶،مطبوعہ لندن) (حوالہ نمبر۱۵)

۲...... ’’اور الہامی عبارتوں میں، مریم اور عیسی سے میں ہی مراد ہوں۔ میری نسبت ہی کہا گیا کہ ہم اسکو نشان بنادیں گے اور نیز کہا گیا کہ یہ وہی عیسی بن مریم ہے جو آنے والا ہے‘‘۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد۱۹،ص۵۲،مطبوعہ لندن) (حوالہ نمبر۱۶)

۳...... ’’اس خدا کی تعریف ہے جس نے تجھے مسیح ابن مریم بنایا‘‘

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد۲۲،ص۷۵،مطبوعہ لندن) (حوالہ نمبر۱۷)

۴...... ’’اگر قرآن نے میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں۔‘‘

(تحفۃ الندوہ، روحانی خزائن، جلد۱۹،ص۹۸،مطبوعہ لندن) (حوالہ نمبر۱۸)

قرآن نے مرزا قادیانی کا نام ہرگز ابن مریم نہیں رکھا۔ مرزا قادیانی خود اپنے قول کے مطابق جھوٹا ثابت ہوا۔

تیسرا تضاد:

’’واللّٰہ قد کنت اعلم من ایّام مدیدة اننی جعلت المسیح ابن مریم وانی نازل فیمنزله ولکن اخفیته نظرا الیٰ تاویله. بل ما بدلت عقیدتی و کنت علیها من المستمسکین و توقف فی الاظهار عشر سنین.‘‘

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن، جلد۵،ص۵۵۱،مطبوعہ لندن) (حوالہ نمبر۱۹)

ترجمہ: ’’اللہ کی قسم میں بہت عرصے سے جانتا تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم بنایا گیا ہے اور میں ان کی جگہ نازل ہوا ہوں لیکن میں تاویل کر کے چھپاتا رہا۔ بلکہ میں نے اپنا عقیدہ نہیں بدلا اور اسی پر تمسک کرتا رہا اور اس دعویٰ کے اظہار میں نے دس برس تک توقف کیا‘‘۔

اس اقتباس کو غور سے پڑھئے۔ اللہ تعالیٰ مرزا قادیانی کو "مسیح ابن مریم" منصب عطا کرتا ہے لیکن مرزا قادیانی اسے چھپا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایک حکم کو چھپانے والا کون ہوتا ہے؟ دل تھام کے جواب دیجئے۔

مذکورہ بالا عبارت میں مرزا قادیانی حلفیہ اقرار کرتا ہے کہ وہ جانتا تھا کہ "مجھ کو مسیح ابن مریم بنایا" لیکن درج ذیل کی عبارت میں "مسیح موعود" بنائے جانے سے "بے خبری" ظاہر کر رہا ہے ملاحظہ فرمائیے۔

"پھر میں قریباً بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہے بالکل اس سے بیخبر اور غافل رہا۔ خدا نے مجھے بڑی شدومد سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے اور میں حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کے رسمی عقیدے پر جما رہا۔ جب بارہ برس گذر گئے۔ تب وہ وقت آ گیا کہ میرے پر اصل حقیقت کھول دی جائے۔ تب تواتر سے اس بارہ میں الہامات شروع ہوئے کہ تو ہی مسیح موعود ہے"۔

(اعجاز احمدی، روحانی خزائن، جلد ۱۹، ص ۱۱۳، مطبوعہ لندن) (حوالہ نمبر ۲۰)

ان دونوں اقتباسات میں جو تضاد ہے وہ ظاہر اب فیصلہ کیجئے کہ پہلی عبارت جھوٹی ہے یا دوسری؟

مرزا قادیانی کی گالیاں:

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ بار بار حضور اقدس ﷺ کو ہدایت فرماتے ہیں کہ:

"ادفع بالتی ھی احسن. فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولیّ حمیم". (حٰم السجدۃ–۳۴)

ترجمہ: اے رسول ﷺ تم مخالفین کے مقابلے میں ایسے اخلاق کا مظاہرہ کرو کہ تمہارا دشمن بھی تمہارا مخلص دوست بن جائے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ "مسلمان طعنہ دینے والا، بیہودہ بکنے والا گالی دینے والا نہیں ہوتا" (ترمذی)

ایک مصلح قوم کا فرض منصبی ہے کہ قوموں اور جماعتوں کی اصلاح اور تربیت و تعلیم کے لئے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرے۔ وہ شیریں کلامی اور شائستگی اور شرافت سے آراستہ ہو۔ چنانچہ حضرات انبیاء کرامؑ کو دیکھئے کہ کس قدر اعلیٰ اخلاق کے حامل تھے خصوصاً آنحضرت ﷺ تو مکارم اخلاق کے ایک بے نظیر پیکر اور صبر و تحمل کا حلم وعفو کے ایک مثال مجسمہ بن کر رونق افروز ہوئے۔

خود مرزا قادیانی کو بھی اعتراف ہے کہ:

۱...... "اخلاقی معلم کا فرض یہ ہے کہ پہلے آپ اخلاق کریمہ دکھلائے"۔

(چشمہ مسیحی، روحانی خزائن، جلد ۲۰، ص ۳۴۶، مطبوعہ لندن) (حوالہ نمبر ۲۱)

۲...... "ناحق گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے"۔

(ست بچن، روحانی خزائن، جلد ۱۰، ص ۱۳۳، مطبوعہ لندن) (حوالہ نمبر ۲۲)

۳...... "لعنت بازی صدیقوں کا کام نہیں، مومن لعان نہیں ہوتا"۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، جلد ۳، ص ۴۵۶، مطبوعہ لندن) (حوالہ نمبر ۲۳)

لیکن افسوس کہ سلطان القلم کہلانے والے، نبوت و رسالت اور محمد ثانی کا دعویٰ کرنے والے مرزا غلام احمد قادیانی کے مزاج میں اخلاق حسنہ کا فقدان تھا۔ اس کی بعض تحریریں اس قدر فحش اور بازاری تھی کہ مجمع عام میں پڑھنا تو در کنار اکیلے بیٹھ کر پڑھنے میں ندامت محسوس ہوتی ہے۔

نمونے کے طور پر چند تحریریں پیش خدمت ہیں۔

۱...... ''مرزا قادیانی ہندوؤں کے خدا کے بارے میں کہتا ہے۔''پرمیشر ناف سے دس انگلی نیچے ہے''(سمجھنے والے سمجھ لیں)''

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن، جلد۲۳ص۱۱۴،مطبوعہ لندن) (حوالہ نمبر۲۴)

۲...... ''اور ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جاوے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں............ ورنہ حرام زادہ کی یہی نشانی ہے سیدھی راہ اختیار نہ کرے''۔

(انوارالاسلام، روحانی خزائن، جلد۹ص۳۱-۳۲،مطبوعہ لندن) (حوالہ نمبر۲۵)

۳...... ''دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہوگئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں''۔

(نجم الہدیٰ، روحانی خزائن، جلد۱۴ص۵۳،مطبوعہ لندن) (حوالہ نمبر۲۶)

۴...... لعنت: مرزا قادیانی کی خوش اخلاقی کا ذار اندازہ لگائیں کہ اس نے کسی پر لعنت ڈالی تو بجائے یہ کہنے کے تجھ پر ہزار لعنت ہو با قاعدہ لعنت کی بوچھاڑ کردی اور تقریباً چار صفحات لعنت لعنت ایک ہزار مرتبہ لکھ کر صفحے کے صفحے سیاہ کردئے۔ عجیب بات یہ ہے کہ قادیانی جماعت اسے سلطان القلم کہتی ہے۔لعنت بازی کا حوالہ ملاحظہ فرمائیں۔

(نورالحق، روحانی خزائن، جلد۸ص۱۵۸-۱۶۲،مطبوعہ لندن) (حوالہ نمبر۲۷)

مرزا قادیانی کی علمی قابلیت:

مرزا قادیانی کا ایک الہام:

''تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ہم نے تیرا نام متوکل رکھا۔اپنی طرف سے علم سکھلایا''۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، جلد۳ص۴۷۶،مطبوعہ لندن) (حوالہ نمبر۲۸)

آیئے ذرا مرزا قادیانی کے اس دعوے کا جائزہ لیں۔

۱...... سیرہ مقدسہ کا ہر طالبعلم اس بات کو جانتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے والد ماجد آپ ﷺ پیدائش مبارک سے قبل ایک تجارتی سفر میں انتقال فرما گئے تھے اور آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ کا انتقال پورے چھ برس کے بعد ہوا تھا لیکن مررا قادیانی اپنی آخری تحریر میں لکھتا ہے کہ:

''تاریخ کو دیکھو کہ آنحضرت ﷺ وہی ایک یتیم لڑکا تھا جسکا باپ پیدائش سے چند دن بعد ہی فوت ہوگیا اور ماں صرف چند ماہ کا بچہ چھوڑ کر مرگئی تھی۔

(پیغام صلح، روحانی خزائن، جلد۲۳ص۴۶۵،مطبوعہ لندن) (حوالہ نمبر۲۹)

یہ نہ بھولئے کہ ''پیغام صلح مرزا قادیانی کی آخری کتاب تھی جو عمر بھر کے علمی مطالعہ کا نچوڑ تھی پھر یہ تحریر اس مبارک ہستی کے بارے میں ہے جن کا چرچا ہر زبان ہر گھر میں ہے اور یہ واقعہ بھی ایسا کہ جسے ہمارے لاکھوں خطیب تیرہ سو برس سے قریہ قریہ بیان کرتے ہیں اور مسلمانوں کے بچے بچے اس سے آگاہ ہیں۔ مقام حیرت ہے کہ مرزا قادیانی، تاریخ نبوی ﷺ کے اس مشہور واقعہ سے بھی بے خبر نکلا۔

ایک بات مزید نوٹ کرنے کے قابل ہے کہ آپ ؐ کی والدہ محترمہ کے بارے میں ''مرگئی'' جیسے لفظ کے استعمال سے پتہ چلتا ہے کہ مرزا قادیانی کی زبان کتنی بیباک تھی۔

۲...... مرزا قادیانی کا چوتھا فرزند، مبارک احمد ۱۴ر صفر۱۳۱۷ھ کو بروز چارشنبہ پیدا ہوا تھا اس کی پیدائش پر مرزا لکھتا ہے:

''اور جیسا کہ وہ چوتھا لڑکا تھا اسی مناسبت کے لحاظ سے اس نے اسلامی مہینوں میں سے چوتھا مہینہ لیا یعنی ماہ صفر اور ہفتہ کے دنوں میں سے چوتھا دن لیا یعنی چارشنبہ''۔

(تریاق القلوب، روحانی خزائن، جلد۱۵ص۲۱۷-۲۱۸،مطبوعہ لندن) (حوالہ نمبر۳۰)

شاباش! مرزا قادیانی کی علمی قابلیت کی داد دیجئے۔ قادیانی اُسے ”سلطان القلم“ کے نام سے بھی پہنچانتے ہیں۔

اسلامی سال محرم سے شروع ہوتا ہے جس کا دوسرا مہینہ صفر ہے لیکن مرزا قادیانی اسے چوتھا مہینہ قرار دیتا ہے۔ پھر ہفتہ، شنبہ سے شروع ہو کر جمعہ پر ختم ہوتا ہے۔ شنبہ [۱]، یکشنبہ [۲]، دوشنبہ [۳]، سہ شنبہ [۴]، چہار شنبہ [۵]، پنج شنبہ [۶]، جمعہ [۷]، چارشنبہ پانچواں دن ہے۔ لیکن مرزا قادیانی اسے چوتھا کہتا ہے۔ پھر دعویٰ یہ ہے کہ:

”میں زمین کی باتیں نہیں کہتا۔ کیونکہ میں زمین سے نہیں ہوں۔ بلکہ وہی کہتا ہوں جو خدا نے میرے منہ میں ڈالا ہے“۔

(پیغامِ صلح، روحانی خزائن، جلد ۲۳ ص ۴۸۵، مطبوعہ لندن) (حوالہ نمبر ۳۱)

۳...... ”تاریخ دان لوگ جانتے ہیں کہ آپ ﷺ کے گھر میں گیارہ لڑکے پیدا ہوتے تھے اور سب کے سب فوت ہو گئے تھے“۔

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن، ۲۳، ص ۲۹۹، مطبوعہ لندن) (حوالہ نمبر ۳۲)

مرزا قادیانی! یہ تو بتا دیتے کہ یہ کس تاریخ کی کتاب میں لکھا ہے کہ رسول ﷺ کے گیارہ لڑکے تھے آپ ﷺ کی تو کل اولاد گیارہ نہیں تھی۔ یہ مرزا قادیانی کا سفید جھوٹ ہے اور جہالت ہے۔

۴۔ ”دیکھو! ہمارے پیغمبر خدا کے ہاں ۱۲ لڑکیاں ہوئیں۔ آپ نے کبھی نہیں کہا کہ لڑکا کیوں نہ ہوا“۔

(ملفوظات، جلد ۶ ص ۵۷-۵۸، مطبوعہ لندن) (حوالہ نمبر ۳۳)

یہ بھی مرزا قادیانی کا سفید جھوٹ ہے۔ مرزا قادیانی چونکہ مراق اور مالیخولیا کا مریض تھا اس لئے کبھی کہتا ہے کہ آپ ﷺ کے گیارہ بیٹے تھے اور کبھی کہتا ہے ۱۲ بیٹیاں تھیں اور لڑکا کوئی نہ تھا۔

یہ تھے مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹ، دھوکہ، تضاد بیانیوں اور اس کی شرافت و علمی قابلیت کی جھلک۔

ہم نے مرزا قادیانی اور ان کی تعلیمات کے ہزاروں صفحات میں سے اس موضوع پر چند حوالہ جات بطورِ نمونہ پیش کئے۔ ورنہ قادیانیوں کی کتابوں میں گمراہی و کفریات کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔ اسی لئے علمائے اُمت نے مرزا قادیانی اور اس کے تمام ماننے والوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا۔

☆☆☆☆☆

☆☆☆

☆